قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

ہفتہ 19 جون 2021ء | 08 ذوالقعدہ 1442 ہجری قمری | جلد: 3 | شمارہ: 145

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِکُلٍّ وِّجۡہَۃٌ ہُوَ مُوَلِّیۡہَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ ؕ اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۴۹﴾

(البقرہ : 149)

ترجمہ: اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ، تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر ایک چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

صحابہ کرامؓ نیکیوں میں بڑھنے میں کس قدر فکر کیا کرتے تھے۔ ایک حدیث سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک دفعہ مالی لحاظ سے کم اور غریب صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے شکوے اور شکایت کے رنگ میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں اسی طرح امراء بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں۔ اسی طرح امراء بھی روزے رکھتے ہیں۔ جس طرح ہم جہاد کرتے ہیں اسی طرح امراء بھی جہاد کرتے ہیں۔ مگر یا رسول اللہ! ایک زائد کام وہ کرتے ہیں۔ وہ صدقہ خیرات بھی دیتے ہیں جو ہم اپنی غربت اور ناداری کی وجہ سے نہیں دے سکتے۔ ہمیں کوئی ایسا طریقہ بتائیں جس پر چل کر ہم اس کمی کو پورا کر سکیں۔ آپؐ نے فرمایا تم ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ سُبۡحَانَ اللّٰہ، تینتیس دفعہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ اور چونتیس دفعہ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ لیا کرو۔ یہ صحابہؓ بڑے خوش کہ اب ہم بھی امراء کے برابر نیکیوں میں آ جائیں گے۔ انہوں نے اس طریق پر عمل شروع کر دیا مگر کچھ دنوں کے بعد امیروں کو، اس طریقۂ عبادت کا بھی پتہ لگ گیا۔ اور انہوں نے بھی اسی طرح تسبیح وتحمید شروع کر دی۔ یہ صحابہؓ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور شکایت کی کہ ان امراء نے بھی یہ طریق شروع کر دیا ہے۔ اور پھر ہمارے سے آگے نکل گئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو نیکی کی توفیق دے رہا ہے تو میں اس کو کس طرح روک سکتا ہوں۔ تو دیکھیں اس تڑپ کے ساتھ صحابہ نیکیوں میں بڑھنے کے لئے نیکی کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ ان میں بڑے بڑے کاروباری بھی تھے، بڑے پیسے والے بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم کہ 'نیکیوں میں سبقت لے جاؤ' اس حکم پر اس طرح ٹوٹ کر عمل کرتے تھے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی نیکیوں کی کس طرح قدر کی ہے اور انفرادی اور جماعتی دونوں طرح سے انہیں خوب نوازا۔ تو جیسا کہ اس حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے تحت صحابہؓ امیر ہوں یا غریب نماز، روزہ، جہاد، صدقات ہر ایک نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔

(خطبہ جمعہ 10/ ستمبر 2004ء بحوالہ alislam.org)

اس شمارہ میں

- جینے والے قضا سے ڈرتے ہیں (منظوم)
- صحت یابی کی دعائیں
- عقل تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو
- لارنس گارڈن (باغ جناح) لاہور کے ماتھے کا جھومر

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نیکی کے دروازے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خدا کی راہ میں ایک جوڑا خرچ کیا تو اسے اس نیکی کے دروازے سے جنت میں آنے کے لئے کہا جائے گا۔ اسے آواز آئے گی، اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اگر وہ نماز پڑھنے میں ممتاز ہوا تو نماز کے دروازے سے اسے بلایا جائے گا۔ اگر جہاد میں ممتاز ہوا تو جہاد کے دروازے سے۔ اگر روزے میں ممتاز ہوا تو باب ریّان یعنی روزے کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اگر صدقہ میں ممتاز ہوا تو صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں جسے اس دروازے میں سے کسی ایک سے بھی بلایا جائے تو اسے کسی اور دروازے کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی کیا کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہو گا جسے ان سب دروازوں سے آواز پڑے گی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہو۔

(بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

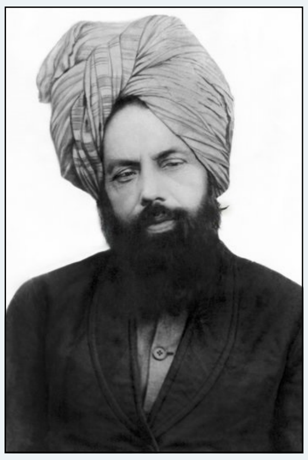

انسان کے تین طبقات

’’اسلام میں انسان کے تین طبقے رکھے ہیں، ظَالِمٌ لِّنَفۡسِہٖ، مُقۡتَصِدٌ اور سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرٰتِ۔ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِہٖ تو وہ ہوتے ہیں جو نفس امارہ کے پنجے میں گرفتار ہوں اور ابتدائی درجہ پر ہوتے ہیں جہاں تک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ سعی کرتے ہیں کہ وہ اس حالت سے نجات پائیں۔ مُقۡتَصِدٌ وہ ہوتے ہیں جن کو میانہ رو کہتے ہیں۔ ایک درجہ تک وہ نفس امارہ سے نجات پا جاتے ہیں لیکن پھر بھی کبھی کبھی اس کا حملہ ان پر ہوتا ہے اور وہ اس حملہ کے ساتھ ہی نادم بھی ہوتے ہیں۔ پورے طور پر ابھی نجات نہیں پائی ہوتی۔ مگر سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرٰتِ وہ ہوتے ہیں کہ ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی حرکات وسکنات طبعی طور پر اس قسم کی ہو جاتی ہیں کہ ان سے افعال حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے۔ گویا ان کے نفس امارہ پر بالکل موت آ جاتی ہے۔ اور وہ مطمئنہ حالات میں ہوتے ہیں۔ ان سے اس طرح پر نیکیاں عمل میں آتی ہیں گویا وہ ایک معمولی امر ہے۔ اس لئے ان کی نظر میں بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہوتا ہے جو اس حد تک دوسرے اس کو نیکی ہی سمجھتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 442 تا 443۔ ایڈیشن 1988ء)

’’قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بعض اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔‘‘

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

دربارِ خلافت

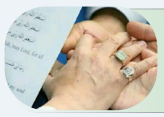

تو یہ سب خوابیں جو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے، لوگ جو خلفاء کو دیکھتے ہیں تو اس سے بھی اصل میں اللہ تعالیٰ کا یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کا جو نظام ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی ایک تسلسل ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

زمبابوے کے مبلغ لکھتے ہیں کہ یہاں مسلم یُوتھ کے ایک عہدیدار نے بیعت کی۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے جب وہ ایک عیسائی چرچ کے ممبر بنے تو اُن کو Baptise کرنے کے لئے پادری نے تاریخ مقرر کی۔ اس دن اچانک پادری صاحب بیمار ہو گئے۔ دوسری بار تاریخ مقرر کی تو پادری صاحب کی والدہ بیمار ہوگئیں۔ تیسری بار جب تاریخ مقرر کی تو اس زور کی بارش ہوئی کہ کوئی وہاں نہ جاسکا۔ اس کے بعد اس نوجوان نے خواب میں دیکھا کہ ایک مجمع ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام ایک طرف کھڑے ہیں اور اُسے اپنی طرف بلاتے ہیں۔ یہ نوجوان کوشش کرتا ہے کہ مسیح تک پہنچے لیکن پہنچ نہیں سکا۔ اسی اثناء میں آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد اُس نے عیسائیت کو چھوڑ دیا۔ اب بیعت کرنے سے پہلے اس نوجوان نے خواب دیکھا کہ اس کا سارا جسم گردن تک دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور اُس کو کسی نے پکڑ کر دلدل سے نکال دیا ہے۔ تو ہمارے مبلغ نے اُن سے پوچھا کہ تمہیں ان کا چہرہ یاد ہے کہ دلدل سے کس نے نکالا تھا؟ کہنے لگا: ہاں یاد ہے۔ جب اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی تو کہنے لگے۔ یہی چہرہ تھا جنہوں نے مجھے پکڑ کے دلدل سے نکالا تھا۔

پھر برکینا فاسو میں ڈوری سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں پُوئی ٹینگا ہے۔ اس کے تبلیغی دورے کے دوران ایک بزرگ نے بیعت کی جن کی عمر پینسٹھ سال ہو گی۔ بیعت کے بعد وہ بتانے لگے کہ آپ لوگوں کے آنے سے پہلے میں نے رؤیا میں ایک بزرگ کو دیکھا جو مجھے کہنے لگا کہ آدم علیہ السلام نازل ہوئے ہیں اُن کو قبول کرو۔ ایک ماہ کے وقفے کے بعد بعینہٖ وہی بزرگ دوبارہ مجھے ملے اور یہی پیغام دیا کہ آدم علیہ السلام نازل ہوئے ہیں اُن کو قبول کرو۔ ان کو تفصیلاً بتایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی آپ نے بیعت کی ہے اُن کا نام بھی اللہ نے آدم رکھا ہے۔ اور اپنے اس رؤیا کے پورا ہونے پر بڑے خوش ہوئے۔ اُس کے بعد اپنے خاندان میں انہوں نے تبلیغ کی اور سو کے قریب افراد کو جماعت میں شامل کیا۔

پھر مصر کی ہالہ صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام مہدی اور آپ کی جماعت پانی کے اوپر چل رہے ہیں۔ مَیں نے درخواست کی کہ مجھے بھی شرفِ مصاحبت بخشیں۔ اُنہوں نے کہا کہ واپسی پر ہم آپ کو ساتھ لے لیں گے۔ اس رؤیا کے بعد مَیں نے صوفی ازم میں تلاشِ حق شروع کی لیکن اطمینان نہ ہوا۔ مَیں نے کہا کہ میری خواب سے مراد صوفی فرقہ نہیں ہوسکتا۔ باوجود اس کے کہ اِن لوگوں کا اصرار تھا کہ میں نے اُنہی کو خواب میں دیکھا تھا۔ گھر آ کر میں ٹی وی پر مختلف چینل دیکھنے لگی یہاں تک کہ ایم۔ ٹی۔ اے العربیہ نظر آیا اور میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ مَیں نے اس چینل پر وہی شخص دیکھا جس کو خواب میں دیکھا تھا کہ وہ پانی پر چل رہا ہے اور امام مہدی ہے۔ اور مجھے انہوں نے لکھا کہ اس وقت انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔

بقیہ صفحہ 7 پر

جینے والے قضا سے ڈرتے ہیں

جینے والے قضا سے ڈرتے ہیں
زہر پی کر دوا سے ڈرتے ہیں

زاہدوں کو کسی کا خوف نہیں
صرف کالی گھٹا سے ڈرتے ہیں

آپ جو کچھ کہیں ہمیں منظور
نیک بندے خدا سے ڈرتے ہیں

دشمنوں کو ستم کا خوف نہیں
دوستوں کی وفا سے ڈرتے ہیں

عزم و ہمت کے باوجود شکیلؔ
عشق کی ابتدا سے ڈرتے ہیں

شکیل بدایونی

آج کی دعا

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ۔ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا

(تذکرہ: 422)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی۔ اور لوگوں کو تم اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے دیکھو گے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو قرآنِ مجید کی فتح اور نصرت کی یہ مبارک آیات 8 فروری 1904 کو الہام ہوئی تھیں۔

آپ فرماتے ہیں:

کھانسی کی شدت بہت ہوتی تھی۔ اور بعض وقت حالت جان کندنی کی سی ہوجاتی تھی اور کوئی امید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی کہ مجھے الہام ہوا:

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ۔ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا

اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ موت کا جو خیال کرتے ہو وہ غلط ہے۔۔۔ یہ اُس وقت ہوگی جب خدا کی فتح اور نصرت ہوگی۔ اور لوگ فوج در فوج اس سلسلہ میں داخل ہونگے۔

(البدر جلد 3 نمبر 8 مورخہ 24 فروری 1904ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

صحت یابی کی دعائیں

ایک انسان کو اس زندگی میں ذرا سی تکلیف پہنچے، درد محسوس کرے یا بیماری آئے تو وہ اپنے اللہ کے حضور جھکتا اور اپنے الفاظ میں دُعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق ہے وہ دعاؤں کو قبول کرتا اور شفا عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ۔ کہ جب بھی مَیں بیمار ہوتا ہوں وہ اللہ ہی شفاء دیتا ہے۔

کیا ہی اچھا ہو کہ ایسے موقع پر وہ دعائیں کی جائیں جو ہمارے قابل احترام انبیاء نے کیں اور اللہ کے درگاہ میں مقبول ٹھہریں۔ ایسے موقع پر ان دعاؤں کو دہرانا چاہئے۔ یہ دعائیں مبارک اور مقبول دعائیں ہیں جو کسی وقت اللہ کے برگزیدہ بندوں نے کیں۔ ان دعاؤں کو قارئین الفضل کے لئے یہاں جمع کیا جارہا ہے۔ تاوہ تکلیف اور درد و بیماری کے وقت ان کا وِرد کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم میں سے ہر ایک کو صحت و تندرستی کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی توفیق دیتا رہے۔

بیماری سے شفایابی کی دُعا

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (الانبیاء:84)

(اے میرے رب!) میری حالت یہ ہے کہ مجھے تکلیف نے آپکڑا ہے اور اے خدا! تو توسب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

صحت و سلامتی کی دُعا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ عموماً یہ دُعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ، وَعَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب 67)

ترجمہ: اے اللہ! میرے جسم کو بھی عافیت سے رکھ میری سماعت اور بصارت کی بھی خود حفاظت فرما اور ان دونوں کو میرے وارث بنا۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بردبار اور عزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا ربّ ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو ربّ العالمین ہے۔

مریض کی عیادت پر دُعائیں

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپؐ اس پر یہ دعا پڑھتے تھے:۔

اَذْھِبِ الْبَاْسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُکَ شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

(بخاری کتاب الطب باب مسح الراقی)

ترجمہ: بیماری کو دور کر دے اے لوگوں کے رب! شفا عطا کر کہ تو ہی شافی ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا (عطا کر) جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

بیماری میں دم

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے محمد (ﷺ)! آپ بیمار ہیں حضور نے فرمایا ''ہاں'' تب جبریل علیہ السلام نے ان الفاظ میں حضورؐ کو دم کیا:

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ وَّعَیْنٍ حَاسِدَۃٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ۔

(مسلم کتاب السلام باب الطب والمرض)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ مَیں آپ کو دم کرتا ہوں اور اللہ آپ کو ہر موذی بیماری سے شفا دے گا۔ اور ہر نفس اور حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے آپ کو بچائے گا اللہ آپ کو شفا دے گا۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔

بخار سے نجات کی دُعا

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اُن کو مختلف دردوں اور بخار وغیرہ میں یہ دعا سکھاتے تھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

(ابن ماجہ کتاب الطب باب مایعوذ بہ الحمی)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت بڑا ہے ہم ہر جوش مارنے والی رگ کے شرّ سے اُس اللہ کی پناہ میں آتے ہیں جو بہت عظیم ہے اور آگ کی تپش کے شرّ سے بھی اُس کی پناہ مانگتے ہیں۔

درد کی دُعا

حضرت عثمانؓ بن ابی العاص نے رسول کریم ﷺ سے جسم میں دردوں کی شکایت کی تو حضور نے یہ دَم سکھلایا کہ تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھو کہ اللہ کے نام سے دُعا کرتا ہوں پھر سات مرتبہ یہ دُعا کرو:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ بِعِزَّتِہٖ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔

(ابن ماجہ کتاب الطب باب ما عوّذ بہ النبیؐ)

ترجمہ: مَیں اللہ تعالیٰ، اُس کی عزت اور اُس کی قدرت کی پناہ کا طالب ہوں ہر اُس شرّ سے جو مَیں پاتا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔

حبس بول سے صحت یابی کی دُعا

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا۔ اُس نے بتایا کہ اُس کے والد کے مثانہ میں پتھری وغیرہ کے باعث پیشاب بند ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اُسے یہ دَم اور دُعا سکھائی:

رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِکَ وَرَحْمَۃً مِّنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ۔

(ابو داؤد کتاب الطب باب کیف الرقی)

ترجمہ: ہمارا ربّ وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے۔ تیرا نام بہت پاک ہے، زمین و آسمان میں تیرا حکم چلتا ہے جس طرح آسمان میں تیری رحمت ہے۔ پس زمین میں بھی اپنی رحمت عطا کر ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر۔ تو پاکبازوں کا ربّ ہے۔ پس اپنی شفائے خاص میں سے شفا نازل کر اور اِس بیماری (اور تکلیف) پر اپنی رحمت خاص میں سے رحمت نصیب کر۔

بصارت کے لوٹ آنے کی دُعا

حضرت عثمانؓ بن حُنیف کہتے ہیں کہ ایک نابینا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ میرے لئے دُعا کریں کہ بصارت لوٹ آئے۔ آپؐ نے فرمایا اگر کہو تو مَیں دُعا کر دیتا ہوں اور اگر چاہو تو صبر کرو اور میرے خیال میں یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ جب نابینے نے دُعا پر ہی زور دیا تو آپؐ نے اسے اچھی طرح وضو کر کے یہ دُعا کرنے کی ہدایت کی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ، اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب 119)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی پاک رسول رحمت ﷺ کا واسطہ دے کر تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ (اور اے محمدؐ) مَیں آپؐ کا واسطہ دے کر اپنے ربّ سے التجا کرتا ہوں کہ میری یہ حاجت پوری کر دے۔ اے اللہ میرے حق میں اپنے حبیبؐ کا یہ واسطہ اور شفاعت قبول فرما۔

ظاہری و باطنی بیماریوں سے بچنے کی دُعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ یہ دُعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْھَرَمِ، وَالْقَسْوَۃِ وَالْغَفْلَۃِ، وَالْعَیْلَۃِ، وَالذِّلَّۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ، وَالشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ، وَالسُّمْعَۃِ وَالرِّیَآءِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبُکْمِ، وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔

(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 712)

ترجمہ: اے اللہ مَیں عاجز رہ جانے، سستی، بز دلی، بخل، بڑھاپے، سخت دلی، غفلت، غربت، ذلت اور مسکنت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور مَیں غربت، کفر اور نافرمانی، دشمنی، نفاق، شہرت اور ریا سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ مَیں بہرے اور گونگے پن، پاگل پن، جذام، برص اور تمام بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ایمان، صحت اور حسنِ خُلق کی دُعا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمانؓ فارسی کو فرمایا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ تمہیں ایسی دُعا سکھاؤں جو تو رحمان خدا سے خاص رغبت اور توجہ سے دن رات کیا کرے۔ اور وہ یہ دُعا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ، وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا یَّتْبَعُہٗ فَلَاحٌ، وَرَحْمَۃً مِّنْکَ وَعَافِیَۃً، وَمَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا۔

(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 523)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں تجھ سے حالت ایمان میں صحت طلب کرتا ہوں اور ایمان کے ساتھ حُسن خُلق کی دُعا کرتا ہوں اور کامیابی کے بعد کامیابی چاہتا ہوں اور تجھ سے رحمت و عافیت کا طلبگار ہوں۔ نیز تیری بخشش اور رضا مندی چاہتا ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں

مصیبت اور بیماری سے نجات کی الہامی دُعا

اندازاً 1880ء کی بات ہے حضرت مسیح موعودؑ کو سخت قولنج، خونی پیچش کی حالت میں 16 دن گزر گئے۔ چونکہ یہی بیماری ایک اور شخص کی آٹھویں دن

جان لے چکی تھی۔ اس لئے گھر والوں نے مایوس ہو کر آپ پر سورۃ یاسین بھی تین مرتبہ پڑھ دی۔حضورؓ فرماتے ہیں:

’’جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی۔ اور وہ یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔‘‘

ترجمہ: پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو بہت عظیم ہے۔ اے اللہ! رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپؐ کی آل پر۔

چنانچہ الہام کے مطابق حضورؑ نے دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی تھی ہاتھ ڈال کر یہ کلمات پڑھ کر سینہ، پشت سینہ دونوں ہاتھوں اور منہ پر پھیرے۔حضورؑ فرماتے ہیں:

’’مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے مَیں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے‘‘ یہاں تک کہ سولہ دن کے بعد بیماری بکلی چھوڑ گئی۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 208-209)

شفائے مرض کی ایک دُعا

ایک وبائی بیماری میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بتلایا کہ اس کے ان ناموں کا ورد کیا جاوے۔

’’یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ‘‘

ترجمہ: اے حفاظت کرنے والے، اے عزت والے، اے غالب دوست اور ساتھی!

فرمایا: ’’رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔‘‘

(البدر جلد 2 نمبر 35 صفحہ 280 مؤرخہ 18 ستمبر 1903ء و تذکرہ صفحہ 404)

موذی بیماری سے شفا کی دُعا

27 جنوری 1905ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں رُخسار میں ایک آماس سا نمودار ہونے سے بہت تکلیف ہوئی۔ دعا کرنے پر یہ فقرات الہام ہوئے جن کے دم کرنے سے فوراً صحت عطا ہوئی۔

’’بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ۔‘‘

(تذکرہ صفحہ 442)

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو شافی ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو احسان کرنے والا اور عزت والا ہے۔ اے حفاظت کرنے والے! اے عزت و غلبہ والے! اے ساتھی! اے دوست! مجھے شفا دے۔

مرض سے شفا کی ایک اور دعا

1906ء میں بیماری کی حالت میں یہ دعا الہام ہوئی:

’’اِشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَارْحَمْنِیْ۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 523)

ترجمہ: اپنے حضور سے مجھے شفا عطا کر اور مجھ پر رحم کر۔

حضرت مسیح موعودؑ کی بعض دیگر الہامی دعائیں

’’رَبِّ اَصِحَّ زَوْجَتِیْ ھٰذِہٖ‘‘ (تذکرہ صفحہ 277)

اے میرے ربّ! میری اس بیوی کو صحت دے۔

’’رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِیْ ھٰذِہٖ وَاجْعَلْ لَّھَا بَرَکَاتٍ فِی السَّمَآءِ وَبَرَکَاتٍ فِی الْاَرْضِ۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 509)

اے میرے ربّ! میری اس بیوی کو شفا دے اور اس کے لئے آسمان اور زمین میں برکات پیدا فرما دے۔

’’رَبِّ زِدْنِیْ عُمْرِیْ وَعُمْرِ زَوْجِیْ زِیَادَۃً خَارِقَ الْعَادَۃِ‘‘ (تذکرہ صفحہ 331)

اے میرے ربّ میری عمر اور میری بیوی کی عمر خارقِ عادت طور پر بڑھا دے۔

’’رَبِّ لَا تُضَیِّعْ عُمْرِیْ وَعُمْرَھَا وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 524)

اے میرے ربّ! میری عمر اور اس (میری بیوی) کی عمر ضائع نہ کرنا اور مجھے ہر مصیبت و آفت سے بچانا اور حفاظت فرمانا جو میری طرف بھیجی جائیں۔

چند دعائیہ اشعار

دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اے میرے بندہ پرور! کر ان کو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری
اپنی پنہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(نوٹ: یہ مواد خزینۃ الدعا از حافظ مظفر احمد سے لیا گیا ہے۔)

(ابو سعید)

بقیہ: لارنس گارڈن (باغ جناح)...... از صفحہ 8

حصہ ہی ہوا کرتا تھا لیکن بعد میں الگ کر دیا گیا تھا موجودہ دور میں اس لارنس گارڈن (آج کے باغ جناح) میں دو بہت بڑی لائبریریاں ہیں، قائد اعظم اور دارالسلام لائبریری، کھیلوں کا گراؤنڈ، ایک تھیٹر، جوگنگ ٹریک، ایک ریستوران، ٹینس کا میدان موجود ہے اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ باغ جناح سیاحت، کھیل اور تعلیم کا بہترین مرکز ہے، اس کے علاوہ اس میں متعدد بڑی نرسریاں اور مصنوعی پہاڑیاں بھی ہیں۔ آج کا جناح باغ مختلف ادوار میں تعمیر اور تبدیل ہوتا رہا اور آہستہ آہستہ ضرورت کے مطابق اندر سڑکیں، ٹریک وغیرہ بنتے رہے۔ اس کی تاریخ بہت دلچسپ اور پڑھنے کے لائق ہے۔ اس باغ کی تعمیر کے بعد اس کا نام ’’جان لارنس‘‘ کے نام پر رکھا گیا تھا جو اس دور میں متحدہ ہندوستان کا وائسرائے تھا اور شروع میں اس کا مجسمہ بھی لگایا گیا تھا جو بعد ازاں شمالی آئرلینڈ منتقل کر دیا گیا تھا۔ باغ جناح 141 ایکڑ پر قائم ہے۔ پرانی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس کی تعمیر سے پہلے یہ ایک ویران جگہ ہوا کرتی تھی اور اینٹوں کے متعدد بھٹے یہاں تھے۔ انگریزی دور کی ابتداء میں جب ڈاکٹر ٹی ای براؤن نے 1861ء میں سوسائٹی کے سیکرٹری کا عہدہ سنبھالا تو پھر 1862ء میں ایگری ہارٹی کلچر سوسائٹی نے یہاں ایک چھوٹا باغ تعمیر کیا اور اس وقت یہ زمین مزنگ کے زمینداروں سے 176 ایکڑ زمین انتہائی معمولی رقم سے خرید کی گئی تھی، اور اس نئے باغ کا نام ’’ایگری ہارٹی کلچر گارڈن‘‘ رکھا گیا تھا، سات سال بعد 1867ء میں اس باغ کو مزید وسعت دی گئی۔ 1872ء میں زولوجیکل گارڈن چڑیا گھر تعمیر کیا گیا تو باغ کا ایک حصہ محکمہ زراعت و باغبانی کو دے دیا گیا۔ 1885ء میں یہاں کرکٹ کا گراؤنڈ تعمیر کیا گیا تھا جو صرف سرکاری افسران کے لئے مخصوص تھا اور آج بھی زیر استعمال ہے، کچھ عرصہ قذافی اسٹیڈیم کی انتظامیہ کے کنٹرول میں بھی رہا۔ کرکٹ کے فروغ میں اس کا کردار اہم رہا ہے۔ موجودہ باغ جناح کا کل رقبہ 141 ایکڑ ہے جس پر عمارتیں، سڑکیں لائبریری، مسجد ریستوران وغیرہ بنے ہوئے ہیں۔ نومبر 1915ء میں اس کو باقاعدہ لارنس نام دیا گیا اور پہلا ٹیوب ویل بھی لگایا گیا 1921ء میں باغ کے اندر کی سڑکیں تعمیر ہوئیں۔ 1925ء میں باغ کا کنٹرول محکمہ زراعت کے سپرد کر دیا گیا تا کہ اس کی بہتر دیکھ بھال ہو سکے۔ کچھ عرصہ بعد باغ میں ایک نیا حصہ تعمیر کیا گیا جس کو ’’مغل گارڈن‘‘ کا نام دیا گیا۔ اس میں فوارے، بارہ دریاں اور راہداریاں بنائی گئیں تھیں جو اب مختلف تقریبات اور مشاعروں کا مرکز بن چکا ہے۔ جناح باغ میں تین پہاڑیاں بھی ہیں جو درختوں اور پودوں سے بھری ہوئی ہیں عید کے دنوں اور چھٹیوں میں یہاں بہت رش ہوتا ہے۔ ان پہاڑیوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ اینٹوں کے بھٹے تھے، جن کے ملبے کو باغ بننے کے بعد خوبصورت پہاڑیوں کی شکل دے دی گئی۔ ایک پہاڑی پر اوپن تھیٹر قائم ہے جہاں ادبی ثقافتی تقریبات ہوتی رہتی ہیں۔ جناح باغ کے ایک حصہ کو ’’گلستان فاطمہ‘‘ کا نام بھی دیا گیا ہے۔ یہ نام 1947ء میں محترمہ فاطمہ جناح کے نام سے منسوب کیا گیا تھا۔

رمضان رفیق باغ جناح کے ایک زرعی افسر رہے ہیں، اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد ایک مضمون میں انہوں نے اپنی ملازمت کے دوران کام کے حوالے سے پودوں اور درختوں کے بارے اہم اور دلچسپ باتیں لکھی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ باغ کے اندر ’’ارجن‘‘ کے درخت موجود ہیں جن پر بڑی بڑی چمگادڑیں الٹی لٹکی دیکھی جا سکتی ہیں۔۔۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے دور میں ’’لونگ کی جھاڑیاں‘‘ بھی ہوا کرتی تھیں شاید آج بھی ہوں۔ انہوں نے مزید لکھا ہے کہ باغ جناح میں ایک ساڑھے تین سو سال پرانا پودا موجود ہے جس کی خصوصی حفاظت اور نگرانی کی جاتی ہے، اسی طرح ایک اور عجیب و غریب درخت کے بارے میں لکھا ہے کہ بابا جی کے مزار کے سامنے ایک پیپل اور شریں ایک دوسرے کے ساتھ بغلگیر کھڑے ہیں، تنا ایک ہے لیکن اوپر سے دو مختلف درخت ہیں ان کو الگ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ گویا باغ جناح ایک پودوں کی نرسری ہی نہیں بلکہ علم کی سیر گاہ بھی ہے جہاں سیر کرتے آپ بہت کچھ سیکھ اور جان سکتے ہیں۔

نرگس ظفر۔ جرمنی

عقل تو خود اندھی ہے گر نیّرِ اِلہام نہ ہو

اگر ہم یہ کہیں کہ ناظرین کے لئے یہ خبر کہ ’’چین نے امریکہ کے چاند پر امریکی جھنڈا لگانے کے 50 سال بعد اپنا جھنڈا بھی وہاں لگا دیا ہے۔‘‘(بی بی سی لندن مؤرخہ 5نومبر 2020ء) حیران کن لیکن قابل قبول ہوسکتی ہے اور اگر یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے خلاف ’’ہم جنس پرستی‘‘ قابلِ قبول نہیں تو یہ بات اب معاشرے میں معدوم پڑتی نظر آرہی ہے۔ نام نہاد ترقی یافتہ قومیں جب مذہب کی بجائے عقل کی دلیل پر عمل پیرا ہونے لگیں اور یہ کہیں کہ عقل کے پاس کوئی ایسا لگا بندھا ضابطہ اور کوئی لگا بندھا اصول نہیں ہے، جو عالمی حقیقت رکھتا ہو۔ اور زندگی میں اپنی بوریت کو دُور کرنے کے لئے نت نئے طریق اختیار کرنے لگیں تو آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں۔ اس میں آپ کو یہ نظر آئے گا کہ اس عقل نے انسان کو اتنے دھوکے دیئے ہیں جس کا کوئی شمار اور حد و حساب ممکن نہیں۔ اگر عقل کو اس طرح آزاد چھوڑ دیا جائے تو انسان کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔ ایسی ہی ایک خبر سے مجھے انسان اپنے علم کے باوجود اتھاہ پستیوں میں گرتا ہوا محسوس ہوا۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے؟ اس لیے کہ عقل کو اس جگہ استعمال کیا جارہا ہے جو عقل کے دائرۂ کار میں نہیں ہے۔ جہاں وحی الٰہی کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اور عقل کو وحی الٰہی کی رہنمائی سے آزاد کرنے کا نتیجہ یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ ۚ

(سورۃ الانعام: 152)

اور فحشاء کے قریب بھی نہ جاؤ، نہ ظاہری فحشاء اور بے حیائیوں کے، نہ چھپی ہوئی بے حیائیوں کے۔

اس ایک حکم میں مختلف قسم کی بے حیائیوں اور برائیوں سے روکا گیا ہے۔ الۡفَوَاحِشَ کے مختلف معنیٰ ہیں۔ اس کے معنیٰ زنا بھی ہیں۔ اس کے معنیٰ زیادتیوں میں بڑھنے کے بھی ہیں۔ اس کے معنیٰ اخلاق سے گری ہوئی اور اخلاق کو پامال کرنے والی حرکات کے بھی ہیں۔ اس کے معنیٰ قبیح گناہ اور شیطانی حرکتوں کے بھی ہیں۔ ہر بری بات کہنے اور کرنے کے بھی ہیں۔ اس کے معنیٰ بہت بخیل ہونے کے بھی ہیں۔ پس اس حکم میں ذاتی اور معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کیا گیا ہے۔ یا وہ باتیں جن سے گھر، ماحول اور معاشرے میں بے حیائیاں پھیلتی ہیں، اُن کا سدّ باب کیا گیا ہے۔

(خطبہ جمعہ 2/ اگست 2013ء فرمودہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مندرجہ ذیل خبر کے مطابق درحقیقت والدہ نے اپنے بیٹے کے نطفہ سے اور بیٹی کے بیضہ سے بیک وقت پوتی اور نواسی اور بیٹی کو جنم دیا۔

’’امریکہ میں ایک خاتون نے اپنے ہم جنس پرست بیٹے کے لیے سروگیٹ بن کر پوتی کو پیدا کیا۔‘‘

سیسل ایلج کا کہنا ہے کہ انہوں نے سروگیسی (اپنی کوکھ سے کسی دوسرے کے بچے کی پیدائش) کی پیشکش اس وقت کی تھی جب ان کے ہم جنس پرست بیٹے اور ان کے پارٹنر ڈوہرٹی نے پہلی مرتبہ یہ کہا تھا کہ وہ اپنا کنبہ بڑھانا چاہتے ہیں۔ یقیناً اس پیشکش پر وہ سب ان پر ہنس پڑے تھے۔ یہ ہم جنس پرست جوڑا، جو مسز ایلج کے گھر کے قریب ہی اوماہا میں رہتا ہے، اپنے بچے کی پیدائش کے لیے راستے ڈھونڈ رہا تھا تو اس دوران انہیں ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ مسز ایلج کی پیشکش عملی طور پر ممکن ہوسکتی ہے۔ اس بچے کی پیدائش کے لیے میتھیو ایلج نے نطفہ (سپرم) فراہم کیا اور ایلیئٹ ڈوہرٹی کی بہن نے بیضہ (ایگ) دیا۔ مسز ایلج کہتی ہیں کہ ان کے حاملہ ہونے پر اکثر لوگوں کا ردعمل مثبت تھا لیکن کچھ لوگ اس پر حیران تھے جیسے ان کے دوسرے دو بچے یعنی میتھیو کے بہن بھائی جنہیں ہلکا دھچکا لگا۔ میتھیو کو چار سال قبل ایک سکول سے نکال دیا گیا تھا جب انہوں نے انتظامیہ کو بتایا کہ وہ اپنے ہم جنس پرست پارٹنر سے شادی کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ اس بات پر ہم جنس پرستوں میں کافی غم وغصہ پایا گیا تھا اور ایک آن لائن پٹیشن بھی جاری کی گئی تھی جس کی ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے حمایت کی تھی۔ مسز ایلج کہتی ہیں کہ وہ ہم جنس پرستوں کے ساتھ امتیازی سلوک روکنے کے لیے اپنی کہانی منظر عام پر لے کر آئے تا کہ یہ بھی بتایا جاسکے کہ یہاں کچھ امید ابھی باقی ہے۔ میتھیو کہتے ہیں کہ اب وہ ان رویوں کو ذاتی طور پر نہیں لیتے۔ آخر کار ہم فیملی ہیں، دوست ہیں اور ہمارے اردگرد یہ کمیونٹی ہے جو ہماری حمایت کرتی ہے۔‘‘

(بی بی سی لندن مؤرخہ 5نومبر 2020ء)

کون سی چیز اچھی ہے؟ کون سی چیز بُری ہے؟ کون سی چیز اختیار کرنی چاہیے؟ کون سی چیز اختیار نہیں کرنی چاہیے؟ یہ فیصلہ جب ہم عقل کے حوالہ کرتے ہوئے عمل پیرا ہوتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ جس کو ساری دنیا کے انسان تسلیم کرلیں اور اس کے ذریعہ وہ اپنے خیر و شر اور اچھائی اور برائی کا معیار تجویز کرسکیں تو محسوس ہوتا ہے کہ زمانہ جیسے جیسے ترقی کر رہا ہے اُسی قدر تیزی سے عجیب و غریب بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ مذہبی واخلاقی قدروں کی قربانی دے کر ہم معاشرے کو جن نت نئے نشوں کی لت لگا رہے ہیں اس کا انجام اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم کسی بھیانک خواب میں ہوں اور جاگنے کا انتظار کر رہے ہوں۔

ان میں دنیا میں بہت سی ایسی بیماریاں ہیں جو ایک وبا کی صورت پھیلی ہوئی ہیں ان میں کچھ جسمانی، کچھ روحانی اور کچھ اخلاقی بیماریاں ہیں۔ میرے خیال سے روحانی اور اخلاقی بیماریاں، جسمانی بیماریوں کی نسبت زیادہ خطرناک ہیں۔

جب معمولی معمولی برائی کو ہم نظرانداز کرنے لگیں اور اس سوچ کے ساتھ کہ انسان اپنی زندگی میں آزاد ہے اپنی اپنی زندگی گزارنے لگیں تو ہم اپنی آزادی کی بجائے اپنی سوچ کے غلام بنتے جاتے ہیں۔ جن کی اپنی آزاد سوچ ہوتی ہے، ان کو غلام نہیں رکھا جاسکتا اور قوموں کی غلامی اصل میں سوچ کی غلامی ہوتی ہے۔

سقراط کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ بتائیں میرا مستقبل کیسا ہوگا؟ سقراط نے ایک کاغذ منگوایا اور کہا اس پر اپنے خیالات لکھو۔ اس شخص نے جو جو سوچا تھا سب کاغذ پر لکھ ڈالا۔ سقراط نے کہا کہ جیسے تمہارے خیالات ہیں اس کے مطابق تمہارا مستقبل ایسا ہوگا۔

اسی طرح معروف مصنف نپولین ہل کہتا ہے کہ دنیا میں اتنا خزانہ زمین میں سے نہیں نکالا گیا جتنا کہ انسان نے اپنے ذہن، خیالات، تصورات اور سوچ کے سمندر سے حاصل کیا۔

حقوق کی پاسداری کا مطالبہ کرنے والے لوگوں نے کئی جنگیں جیتیں شاید اسی لیے یہاں اب ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ موجودہ انتظامیہ اور قانونی ادارے اب پیچھے کی جانب سفر کر رہے ہیں۔ اب خدشہ ہے کہ انسانی خودمختاری کو چھین کر دوبارہ اندھیروں میں دھکیل دیا جائے گا۔

انسانوں کے اس جانور نما جنگل میں ایک دوسرے کو خوشی پہنچانے کی خاطر اس گھناؤنے کھیل سے انسانیت بھی شرمانے لگے اور اخلاقی وانسانی قدروں کی دھجیاں اڑنے لگیں ابھی بھی وقت ہے کہ اصل مالکِ حقیقی کی طرف رجوع کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ اور افضل سب نبیوں سے اور اَتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔ جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اس جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔‘‘

روحانی فیض اٹھانے کے لئے رحمان خدا کی طرف توجہ اور اس کا خوف ضروری ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 19/ جنوری 2007ء میں ارشاد فرماتے ہیں:

’’انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور شعور عطا فرمایا ہے، اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی اس صفت رحمانیت کی وجہ سے اس کے آگے جھکے رہنے والا بنا رہنا چاہئے۔ لیکن عملاً انسان اس کے بالکل الٹ چل رہا ہے۔ انسانوں کی اکثریت اپنے خدا کی پہچان سے بھٹکی ہوئی ہے۔ فیض اٹھاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں۔ اپنی رحمانیت کے صدقے اللہ تعالیٰ دنیا میں انبیاء بھیجتا ہے جو لوگوں کو بشارت بھی دیتے ہیں، ڈراتے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر نیک اعمال کی طرف رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ اس کی عبادت کے طریقے بھی بتاتے ہیں۔ لیکن اکثریت اپنی اصلاح کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ اور پھر اس بات پر نبی اپنے دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں کہ قوم کو یہ کیا ہوگیا ہے؟ اور سب سے زیادہ تنگی ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کی۔ جس پر اللہ تعالیٰ کو یہ کہنا پڑا کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ (سورۃ الشعراء: 4) یعنی شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ یہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ احساس آپؐ کے اس مقام کی وجہ سے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃٌ للعالمین بنا کے بھیجا تھا۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کا خاصہ تھا۔ بہرحال یہ رحمان خدا کا اپنے بندوں پر احسان ہے کہ وہ دنیاوی ضرورتیں بھی بن مانگے پوری کرتا

ہے اور روحانی ضرورتیں بھی پوری کرتا ہے۔ پھر اگر کوئی ان کی قدر نہ کرے، ان کو نہ پہچانے، ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو ایسے لوگ پھر خود ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ نبی کی تعلیم اور نبی کا درد ایسے لوگوں کے کسی کام نہیں آتا۔ پس روحانی فیض اٹھانے کے لئے رحمٰن خدا کی طرف توجہ اور اس کا خوف ضروری ہے۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکۡرَ وَ خَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ ۚ فَبَشِّرۡہُ بِمَغۡفِرَۃٍ وَّ اَجۡرٍ کَرِیۡمٍ (سورۃ یٰس:12) تُو صرف اسے ڈرا سکتا ہے جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور رحمن سے غیب میں ڈرتا ہے۔ پس اسے ایک بڑی مغفرت کی اور معزز اجر کی خوشخبری دے دے۔۔۔۔

اس کے لئے کیا طریق اختیار کرنے ہیں۔ یہ جو طریق ہیں، یہ اب آگے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت میں بیان ہوں گے۔ بہرحال یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا اظہار خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا بھی ہے۔ اور تمہارا کام یہ ہے کہ جو پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور جس کو لے کر آج آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوئے، اس پیغام کو ہم آگے پہنچاتے رہیں اور لوگوں کے دلوں پر اثر نہ ہونے کی وجہ سے مایوس نہ ہوں۔ کئی ایسے ملیں گے جن کے دل اس طرف مائل ہوں گے۔ چاہے وہ قلیل تعداد میں ہی ہوں جو رحمٰن خدا سے ڈرنے والے ہیں، اس کے شکر گزار ہیں۔ اس لئے یہ پیغام پہنچاتے چلے جانا ہے اور یہ پیغام دوسروں کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی، ان قبول کرنے والوں کے لئے بھی اور پہنچانے والوں کے لئے بھی مغفرت اور مزید انعاموں کا ذریعہ بن جائے گا۔ پس ہمارا ایمان بالغیب بھی اُس وقت اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا اقرار کرنے والا ہوگا جب ہم اپنے اندر بھی خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں گے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے، خالصۃً للہ اس پیغام کو آگے پہنچاتے چلے جائیں گے۔ راستے کی کوئی روک ہمارے لئے اِس کام کو بند کرنے والی نہیں ہونی چاہئے۔ختم کرنے والی نہیں ہونی چاہئے، یہی ایک مومن کا خاصّہ ہونا چاہئے۔

دنیا کو تباہی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ لوگ رحمٰن خدا کو سمجھیں ورنہ رحمٰن خدا کے احسانوں کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے ایسے عذابوں میں مبتلا ہوں گے جو کبھی بیماریوں کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک دوسرے کی گردنیں مارنے کی صورت میں آتا ہے۔ کبھی ایک قوم دوسری قوم پر ظالمانہ رنگ میں چڑھائی کرکے ان سے ظالمانہ سلوک کرکے عذاب کو دعوت دیتی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمینی اور سماوی عذاب آتے ہیں۔ پس دنیا کو ان عذابوں سے بچانے کی کوشش کرنا ہمارا کام ہے، جس کا بہترین ذریعہ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑنا ہے کیونکہ مُردوں کو زندگی دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑا فرض ہے جو احمدیت میں شامل ہونے کے بعد ہم پر عائد ہوتا ہے۔ اپنے اپنے ماحول میں، اپنے عمل سے بھی اور دوسرے ذرائع سے بھی رحمٰن خدا کا یہ پیغام پہنچائیں۔ اس انعام کا دوسروں کے سامنے بھی اظہار کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اور یہ کرنے سے ہی پھر ہم بھی رحمٰن خدا سے ڈرنے والوں میں شمار ہوں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہی، اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف جو اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہو، اس کا یہ پیغام پہنچا رہے ہوں گے۔۔۔۔

اگر ایک ذی شعور عقلمند انسان غور کرے تو دیکھے گا کہ آج کل مختلف صورتوں میں انسانیت پر جو عذاب آ رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن ہے تو اس کے ساتھ دوسری صفات بھی ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں شرک معاف نہیں کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس کی اس طرح وضاحت فرمائی ہے کہ ظاہری بتوں کا شرک نہیں ہے۔ بلکہ قسم ہا قسم کے مخفی شرک بھی ہیں جو انسان نے اپنے دل میں بٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی جب ہم غور کریں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ پتا نہیں کون سی بات ہے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بن جائے۔ یہاں بظاہر حضرت ابراہیمؑ کا اپنے باپ کو رحمٰن خدا کے حوالے سے ڈرانا عجیب لگتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کی اور صفات بھی ہیں۔ تو جب ایک انسان اس کے باوجود کہ خدا تعالیٰ بے انتہا نوازنے والا ہے انعامات دینے والا ہے اور بغیر مانگے دینے والا ہے جب اس سے تعلق توڑتا ہے تو پھر اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی جو دوسری صفات ہیں جن میں سزا دینا بھی ہے ان کے نیچے آ جاتا ہے۔ تو یہ انسان کی انتہائی بدبختی ہے کہ جو ایسے رحمان خدا کے عذاب کا مورد بنے جس نے دنیاوی سامان بھی ہمیں اپنی زندگی گزارنے کے لئے مہیا فرمائے اور روحانی بہتری کے لئے بھی اپنے مقرب بندے دنیا میں بھیجتا رہتا ہے۔ اور اس زمانے میں ہم گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر یہ احسان عظیم ہم پر کیا ہوا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی دوسری صفات بھی ہیں اور جب انسان صفت رحمانیت کی حدود سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر ایسی صفات بھی اپنا جلوہ دکھاتی ہیں جن میں سختی بھی ہے۔ مثلاً جیسے اللہ تعالیٰ کی صفت جبار بھی ہے قہار بھی ہے تو جب انسان باوجود اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں کے احسان فراموشی کرتا چلا جائے گا تو بعض دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کی ان حدود کو پھلانگے گا جہاں جانے سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ قہری جلوے بھی دکھاتا ہے۔۔۔۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے۔ ایسا نہ ہو بداعمالیاں حد سے گزر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں‘‘۔ پھر آپ فرماتے ہیں: ’’وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ (سورۃ الزلزال:9) یعنی جو شخص ایک ذرہ بھی شرارت کرے گا وہ اس سزا کو پائے گا‘‘۔ یہ لکھ کے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’پس یاد رہے کہ اس میں اور دوسری آیات میں کچھ تناقض نہیں ہے کیونکہ اس شر سے وہ شر مراد ہے جس پر انسان اصرار کرے‘‘۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ مَیں بخشوں گا میں رحمان ہوں اور یہاں شرک کی سزا دے رہا ہے۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ یہاں شر سے مراد ایسا شر ہے جس پر انسان اصرار کرتا رہے‘‘ اور اس کے ارتکاب سے باز نہ آوے اور توبہ نہ کرے، اسی غرض سے اس جگہ شر کا لفظ استعمال کیا ہے نہ ذنب کا۔ تا معلوم ہو کہ اس جگہ کوئی شرارت کا فعل مراد ہے جس سے شریر آدمی باز آنا نہیں چاہتا ورنہ سارا قرآن شریف اس بارہ میں بھرا پڑا ہے کہ ندامت اور توبہ اور ترک اصرار اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔‘‘ (چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 24)

پس اللہ تعالیٰ تو بن مانگے احسان کرنے والا ہے۔ مانگنے والے کو تو بے شمار نوازتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے لگے تو رحمٰن کا لفظ جب آپ کے مبارک منہ سے نکلتا تھا تو آپؐ بے چین ہو کر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگتے تھے اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا، آخر کسی صحابی نے جو وہاں موجود تھے پوچھا کہ حضور! اس طرح بے چین ہونے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مَیں رحمٰن لفظ پہ پہنچتا ہوں تو اس لفظ پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے اپنی مخلوق پر بے شمار انعاموں اور ۔۔۔ احسانوں کو یاد کرکے اس بات پر بے چین ہو جاتا ہوں کہ پھر بھی لوگ اس رحمٰن خدا کی سزا کے مورد بنتے ہیں تو یہ کس قدر ان کی بدبختی ہے۔

(دروس الشیخ عائض القرنی جزء 128 صفحہ 4 المکتبۃ الشاملۃ CD)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 5/ فروری 2010ء میں فرماتے ہیں:

وَ ذَرُوۡا ظَاہِرَ الۡاِثۡمِ وَ بَاطِنَہٗ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡسِبُوۡنَ الۡاِثۡمَ سَیُجۡزَوۡنَ بِمَا کَانُوۡا یَقۡتَرِفُوۡنَ(سُوۡرَۃُ الۡاَنۡعَام:121)

اور تم گناہ کے ظاہر اور اس کے باطن (دونوں) کو ترک کردو۔ یقیناً وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں وہ ضرور اس کی جزا دیئے جائیں گے جو (بُرے کام) وہ کرتے تھے۔

اس آیت میں اِثۡمٌ کا لفظ دو مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اِثۡمٌ کے لغوی معنی ہیں گناہ یا جرم یا کسی بھی قسم کی غلطی یا حدود کو توڑنا یا ایسا عمل جو نافرمانی کرواتے ہوئے سزا کا مستحق بنائے۔ یا ایسا عمل یا سوچ جو کسی کو نیکیاں بجالانے سے روکے رکھے۔ یا کوئی بھی غیر قانونی حرکت۔

ذَنۡبٌ ایک لفظ ہے جس کا معنی بھی گناہ کا ہے لیکن اہل لغت کے نزدیک ذَنۡبٌ اور اِثۡمٌ میں یہ فرق ہے کہ بعض یہ کہتے ہیں کہ ذَنۡب ارادۃً بھی اور غیر ارادی طور پر دونوں طرح ہوسکتا ہے۔ لیکن اِثۡمٌ جو ہے وہ عموماً ارادۃً ہوتا ہے۔

بہرحال اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اِثۡمٌ کے حوالے سے دو باتوں کی طرف توجہ دِلائی ہے۔ ایک حکم یہ ہے کہ تم گناہ کی ظاہری صورت سے بھی بچو اور اس کے باطن سے بھی بچو۔ ہر کام کرنے سے پہلے غور کرو بعض چیزیں اور بعض عمل ایسے ہوتے ہیں جو واضح طور پر نظر آ رہے ہوتے ہیں کہ غلط ہیں اور یہ شیطانی کام ہیں۔ لیکن دوسری قسم کے وہ عمل یا باتیں بھی ہیں جو بظاہر تو اچھے نظر آ رہے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بدنتائج پر منتج ہوتے ہیں۔ ان کی اصل حقیقت چھپی ہوتی ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ یہ کام کرلو کوئی ایسا بڑا گناہ نہیں لیکن کرنے کے بعد پتا چلتا ہے کہ اس کام سے یہ ایسا گند ہے جس میں پھنس گیا ہوں اس سے نکلنا مشکل ہے۔ اور پھر ایسا چکر چلتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا گناہ سرزد ہوتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والے کا کام ہے کہ ظاہر برائیاں جو ہیں ان پر بھی نظر رکھے اور باطن اور حقیقی برائیاں جو ہیں جن کے بدنتائج نکل سکتے ہیں

ان پر بھی نظر رکھے۔ ہر کام کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ سے مدد چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے، جو بھی اس کام میں شر ہے اس سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف ظاہری حسن دیکھ کر کسی کام کے کرنے پر تیار نہ ہو جاؤ، اس پر آمادہ نہ ہو جاؤ، کسی چیز کو دیکھ کر اس کے حسن کو دیکھ کر اس پہ مرنے نہ لگو۔ بلکہ جہاں شبہات کا امکان ہے وہاں اچھی طرح چھان پھٹک کرلو اور ہر کام کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور مدد چاہو۔ اس سے کام میں ایک تو برکت پڑتی ہے اور برائیوں میں ڈوبنے سے یا برائیوں کے بداثرات سے انسان بچتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ اس کو ہر شر سے محفوظ رکھتا ہے۔

زندگی کے ہر کام میں تقویٰ

دوسری بات یہ واضح فرمادی کہ اگر زندگی میں ہر کام میں تقویٰ کو سامنے نہیں رکھو گے، پھونک پھونک کر قدم نہیں اٹھاؤ گے، حلال، حرام کے فرق کو نہیں سمجھو گے تو پھر گناہ کا ارتکاب کرو گے۔ جو بھی گناہ کرو گے اس کی سزا ملے گی۔ یہ بہانے کام نہیں آئیں گے کہ ہمیں پتا نہیں چلا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلی آیت میں ایک اصولی بات یہ بیان فرمادی کہ بہت سے لوگ اپنی خواہشوں کے مطابق لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس لئے تمہیں ہوشیار ہونا چاہئے حلال حرام کے فرق کو پہچانو۔ جس کام سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے اس سے رک جاؤ۔ اِثْم کا لفظ استعمال فرما کر واضح فرمادیا کہ اس ہدایت کے باوجود اگر تم باز نہیں آتے اور غلط راستے پر چلانے والوں کی باتوں میں آتے ہو تو یہ ایسا گناہ ہے جو ظاہر ہے پھر تم جان بوجھ کر کر رہے ہو۔ اور جو گناہ جان بوجھ کر کئے جائیں وہ سزا کا مورد بنا دیتے ہیں۔

پس ہمیں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی یاد سے اپنے دلوں کو بھرنے کی ضرورت ہے تا کہ آج دنیا میں فحشاء اور بے حیائیوں کے جو ہر طرف نظارے نظر آتے ہیں ان سے ہم بچے رہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر شیطان ہمیں ایسے گناہوں کی طرف لے جاتا ہے جو اِثْم کہلاتے ہیں، جن میں انسان ڈوبتا چلا جاتا ہے، جو ہمیں اپنے فرائض کے بجالانے سے روکے رکھتے ہیں، غلطیوں پر غلطیاں سرزد ہوتی چلی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ بغاوت سے بھی بچو۔ یہ بھی حرام ہے۔ اگر احساس پیدا نہ کیا تو تمام حدود قیود جو ہیں ان کو تم توڑ دو گے۔ تمہیں احساس نہیں رہے گا کہ کون سے عمل احسن ہیں اور صالح ہیں اور کون سے غیر صالح۔ بعض نمازیں پڑھنے والے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نمازوں کا صحیح مقام حاصل کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی مدد اور استعانت کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہر وقت خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو پاک رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس جب یہ صورتحال پیدا ہوگی تبھی ایک مومن حقیقی مومن کہلائے گا اور بے حیائی کی باتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکے گا۔‘‘

پس اب ہم غلامان مسیح الزمان کا کام ہے کہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں اور خدا کے وعدہ کے مطابق اس کے اجر کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

تو یہ سب خوابیں جو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے، لوگ جو خلفاء کو دیکھتے ہیں تو اس سے بھی اصل میں اللہ تعالیٰ کا یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کا جو نظام ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی ایک تسلسل ہے۔

پورتو نووو (بینن) سے مبلغ ہمارے لکھتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایک لطیفہ نامی عورت بطور ملازمہ کے آئیں اور چند دن کے بعد ہی بیمار پڑ گئیں اور دو تین ہفتے کی چھٹی کی اور پھر یوکے کا جو جلسہ ہونا تھا اُس جلسہ کے قریب دوبارہ کام پر آنا شروع ہوئیں اور آکر انہوں نے مربی صاحب کی اہلیہ کو بتایا کہ اس بیماری کے دوران دو تین مرتبہ مجھے خواب آئی ہے اور اُس کا مجھ پر بڑا شدید اثر ہے۔ کہتی ہیں بیماری کے دوران میں خوب دعائیں کرتی رہی اور دعائیں کرتی ہوئی سوتی تھی کہ اے اللہ! میرے گناہ بخش اور مجھے اور میری بچی کو جو شدید بخار میں ہے بچالے اور ہمیں اپنے سیدھے راستے پر موت دینا۔ کہتی ہیں کہ ایک دن خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ میرا کمرہ خوب روشن ہوگیا اور نور ہی نور ہے۔ تو میں یہ نظارہ دیکھ کر ابھی ڈر ہی رہی تھی کہ بہت ہی خوبصورت سفید رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے بزرگ ظاہر ہوئے اور مجھے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ اُس دن یہ نظارہ ختم ہوگیا۔ پھر دو چار دن کے بعد ایسا ہی نظارہ دوبارہ دیکھا اور دو شخص ہیں جو ایک بہت بڑے سفید گھر میں داخل ہوتے ہیں اور لوگوں کے ہاتھ پکڑ کر کچھ باتیں کرتے ہیں۔ وہاں بہت زیادہ کالے لوگ بھی ہیں، گورے بھی ہیں، ہر نسل کے ہیں جو اس کے پیچھے پیچھے الفاظ دہراتے ہیں اور بعد میں یہ کھڑے ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں باتیں کرتے ہیں۔ تو جب یہ خاتون آئیں اور انہوں نے مربی صاحب کی اہلیہ کو یہ خواب سنائی تو کہتے ہیں کہ اس دن جلسہ یوکے میں عالمی بیعت کا دن تھا۔ مَیں نے اس کو کہا کہ جس طرح کی تم بات کر رہی ہو اس سے لگتا ہے کہ اس کو وہاں مسجد میں ہی لے آؤ جہاں بیعت ہو رہی ہے۔ تو خیر یہ خاتون مربی صاحب کی اہلیہ کے ساتھ مسجد چلی گئیں اور ایم۔ ٹی۔ اے پر جو نظارہ دیکھتی تھیں تو بار بار اِن کی اہلیہ کے گھٹنوں پر ہاتھ مار کر کہتی تھیں کہ ماما! بالکل یہی میں نے دیکھا ہے (وہاں افریقہ میں کسی عورت کو عزت سے بلانا ہو تو ’’ماما‘‘ کہتے ہیں)۔ یہ دو سال پہلے کا واقعہ ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ جب یہ عالمی بیعت شروع ہوئی اور (ایک سفید مارکی میں جب مَیں داخل ہوا) تو یہ عورت اچھی طرح اہلیہ کو متوجہ کر کے کہتی ہیں کہ یہی وہ شخص تھا جو میری خواب میں آیا تھا اور دیکھو وہ بڑے سارے سفید گھر میں داخل ہوئے ہیں، (مارکی سفید رنگ کی تھی)۔ دیکھو لوگ بھی بہت زیادہ ہیں۔ پھر عالمی بیعت کر کے بہت خوش تھیں۔ اور گھر پہنچنے پر سارا خواب بڑی تسلی سے پھر دوبارہ سنایا۔ جس پر مربی صاحب کہتے ہیں مَیں نے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری رہنمائی بڑی وضاحت سے کی ہے۔ اس لئے امام مہدی کی جماعت میں شامل ہو جاؤ اور سچے دل سے شامل ہو گی تو یہی تمہارے مسائل کا حل ہے۔ کیونکہ تمہیں خلیفہ وقت نے خود آکر اپنی طرف بلایا ہے، تمہیں اس بارے میں غور کرنا چاہئے۔ اُس نے کہا کہ گو میں الفاظ تو دہرا چکی ہوں لیکن سوچ کر جواب دوں گی کہ مَیں مانتی ہوں کہ نہیں۔ گو ان کی بڑی عمر تھی اور والدین بھی بڑھاپے میں تھے۔ گھر جا کر اپنے والدین کو بتایا تو والد بڑے ناراض ہوئے کہ تمہیں اس دن کے لئے ہم نے پیدا کیا تھا کہ اپنے باپ دادا کے دین سے منحرف ہو رہی ہو؟ بہرحال ایک دن وہ آئیں اور رو پڑیں کہ وہ بزرگ دوبارہ میری خواب میں آئے ہیں یعنی خلیفۂ وقت (مجھے دیکھا انہوں نے) اور کہا کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بتاتے ہیں اور زور دیتے ہیں کہ میری طرف آجاؤ۔ اسی میں تیری نجات ہے۔ اس لئے مَیں بڑی پریشان ہوں۔ پتہ نہیں موت مجھے کیسے آگھیرے۔ پہلے ہی پچاس سال سے اوپر ہو چکی ہوں۔ اس لئے مَیں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اب مَیں احمدیت میں داخل ہو جاؤں اور مجھے میرے باپ نے تو قبر کے عذاب سے نہیں بچانا۔ چنانچہ انہوں نے سچے دل سے بیعت کر لی ہے اور اپنی تنخواہ میں سے باقاعدہ چندہ بھی دینا شروع کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس سچائی کو دلوں میں ڈالنے کے واقعات تو بے شمار ہیں۔ اِن کا بیان ممکن نہیں ہے۔ انشاء اللہ جلسہ آرہا ہے۔ اس سال کے کچھ واقعات وہاں بھی آپ سنیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشوں کو بھی دیکھیں گے لیکن سب کو سمیٹنا ممکن نہیں۔ اس لئے جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اب مَیں نے دورانِ سال بھی یہ ذکر کرنا شروع کر دیا ہے تا کہ ہم ان نئے آنے والوں کے لئے بھی اور اپنے ایمانوں کی مضبوطی کے لئے بھی دعا کریں اور اللہ تعالیٰ کے ان انعامات پر حمد اور شکر بھی کریں کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں سچائی کے راستے دکھا رہا ہے اور پھر اس پر قائم بھی کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کے یہ نظارے ہمیشہ ہمیں دکھاتا چلا جائے اور ہم سب کو اور نئے آنے والوں کو بھی ثباتِ قدم عطا فرمائے۔

پس وہ لوگ جو اپنے زعم میں دنیا میں پھر پھر کر احمدیت کے خلاف زہر اُگل کر نیک فطرتوں کو احمدیت سے بدظن کرنا چاہتے ہیں اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں مَیں یہ کہتا ہوں۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو! اُٹھ بیٹھو کہ ایک انقلابِ عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا۔ اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو اور نیز اُس نور کو بھی جو رحمتِ الٰہیہ نے اُس ظلمت کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اُٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو اور ناحق حقّانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بد دعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بیوقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا۔ اور اپنے بندے کا مددگار ہوگا اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے اپنے اس پودہ کو کاٹ سکتا ہے جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے۔ پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودہ کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 54-53)

(خطبہ جمعہ 8/ جولائی 2011ء)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

منور علی شاہد۔جرمنی

لارنس گارڈن (باغ جناح) لاہور کے ماتھے کا جھوم

تاریخ برصغیر یہی بتاتی ہے کہ مغلیہ اور برطانوی دور کی تعمیرات نے پاک و ہند کے شہروں کو ایسا حسن اور ایسی دلکشی عطا کی ہے کہ جن کی وجہ سے آج پاکستان، بھارت کے بڑے بڑے شہر دنیا کی سیاحت کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ لاہور کا لارنس گارڈن بھی انگریزی دور کی ایک خوبصورت نشانی اور یادگار ہے جو مال روڈ پر واقع ہے جس کو برطانیہ کے کیو گارڈن کی طرز پر تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ باغ اپنی متعدد خصوصیات اور تاریخی پس منظر کی وجہ سے اہلیان لاہور کی بھرپور توجہ کا مرکز ہے اور رہا ہے۔ باغ جناح چونکہ لاہور کے بالکل وسط میں واقع ہے لہذا اس میں داخل ہونے کے تین راستے ہیں۔ ایک راستہ لارنس روڈ کی طرف سے جاتا ہے دوسرا شارع صنعت و تجارت کی طرف سے اور تیسرا شاہراہ قائد اعظم کی طرف سے، اور یہی مین داخلی راستہ ہے۔ آج بھی روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ باغ جناح میں سیر کے لئے داخل ہوتے ہیں ان میں عورتیں، بچے، بوڑھے، مرد جوان اور مریض، تحقیق کرنے والے طالب علم اور سیاح اور دوسرے شہروں سے آئے ہوئے لوگ شامل ہیں۔ یہ وہ باغ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات سے قبل آخری دورہ لاہور میں اس باغ کی سیر کی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری دورہ لاہور میں لارنس باغ میں سیر۔ تاریخ احمدیت لاہور میں حضرت قاضی محبوب عالم رضی اللہ کی لکھی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضورؑ نے اپنے آخری دورہ لاہور میں لارنس گارڈن (باغ جناح) کی سیر کی تھی۔ روایت کے مطابق ’’مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ حضورؑ حضرت ام المومنین کے ساتھ لارنس گارڈن میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا ’’مجھے سخت پیاس لگی ہے‘‘۔ حضرت اقدس نے مجھے فرمایا، کہیں سے دودھ اور برف مل سکتی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں حضور! سب کچھ مل سکتا ہے۔ چنانچہ میں لارنس گارڈن سے باہر دوکان پر گیا، معلوم ہوا کہ دودھ اور برف تو موجود ہے مگر برتن نہیں۔ پاس میں ایک کنواں تھا وہاں مالی سے میں نے ایک ’’ٹنڈ‘‘ لینے کی اجازت لی۔ اس نے محصل سے کھول کر دی، میں وہ ساتھ لے گیا اور اس میں دودھ اور برف لایا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ام المومنین نے

باغ جناح کا کرکٹ گراؤنڈ

بھی پیا اور بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ فرمایا آپ کو یہ ’’ٹنڈ‘‘ کہاں سے ملی؟۔ عرض کیا حضور اس کنویں کے مالی سے مانگ کر لایا ہوں۔ فرمایا اب اس کو واپس کر دو، چنانچہ میں واپس گیا اور اس کو واپس دے آیا۔ یہ آخری بار آنے کی بات ہے‘‘

(تاریخ احمدیت لاہور صفحات نمبر 243,44)

مارننگ اور ایوننگ واک کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد وہاں نظر آتی ہے جن میں اعلیٰ سرکاری افسران کے علاوہ سیاست، صحافت سمیت زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ باغ جناح ماضی و حال کا حسین امتزاج ہے۔ اس کے اندر گھومتے پھرتے کبھی کبھی ایک جنگل کا سا گماں ہونے لگتا ہے جب اوپر، دائیں بائیں انتہائی گھنے درختوں کی شاخیں ہوتی ہیں۔ کچے پیدل چلنے والے ٹریک موجود ہیں جو بڑے چھوٹے پودوں، خوشبو دار پودوں اور درختوں میں گھرے ہوتے ہیں، بیٹھنے کے لئے لکڑی کے بنچ جگہ جگہ لگے ہوئے ہیں، گھومتے اور جھومتے ہوئے پانی کے فوارے باغ کی دلکشی کو بڑھاتے ہیں۔ فیملی پکنک منانے کی یہ لاہور کی بہترین جگہوں میں سرفہرست ہے۔ یہاں گھومتے پھرتے جب آپ درختوں، پودوں کے نام اور ان کے تعارف کے ساتھ ان کی عمریں بھی پڑھیں گے تو ورطۂ حیرت میں ڈوب جائیں گے، معلومات کا ایک خزانہ ہے جو باغ جناح میں چلتے پھرتے آپ کو ملے گا۔ مسافروں کے ستانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں ہوسکتی۔ ہر موسم میں یہاں لوگوں کی بڑی تعداد ہر وقت موجود رہتی ہے لیکن سہانے موسم اور چھٹیوں میں یہاں کی رونق عروج پر ہوتی ہے۔ درجنوں مالی اور دیگر ملازمین ہر طرف کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ محض ایک باغ ہی نہیں ہے بلکہ پودوں، جڑی بوٹیوں اور درختوں پر تحقیق کا مرکز بھی ہے، اسی لئے اس کو نباتاتی باغ بھی کہا جاتا ہے اور یہاں پودوں کے بارے تحقیق بھی کی جاتی ہے اور اس کا ایک بڑے تعلیمی ادارہ کے ساتھ الحاق بھی ہے۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبہ باٹنی یہاں کے پودوں پر لمبا عرصہ تحقیق کا کام کرتا رہا۔ کہا جاتا ہے کہ اس باغ جناح میں

جان لارنس (وائسرائے ہند)

کچھ ایسے بھی پودے ہیں جو دنیا میں کہیں اور نہیں پائے جاتے۔ نیشنل جیوگرافک سوسائٹی امریکہ نے اس باغ کو پاکستان کا تاج اور ایشیا کا اہم ورثہ قرار دیا تھا۔ اس باغ میں 450اقسام کے 21 ہزار سے زائد درخت و پودے موجود ہیں، ہزاروں نایاب اور قیمتی پودے یہاں موجود ہیں۔ اس کے اندر سبزہ ہی سبزہ ہے جو وہاں سیر کرنے اور گھومنے والوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ ماضی میں یہ چڑیا گھر لاہور کا ایک

بقیہ صفحہ 4 پر

طلوع وغروب آفتاب

19جون2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:11	19:05
مدینہ منورہ	04:02	19:13
قادیان	03:43	19:37
ربوہ	03:23	19:16
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:18	21:22